بسم اللہ الرحمن الرحیم

بھابھی کا دیور کے ساتھ عمرے پر جانا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ جو کہ پاکستان میں رہتی ہے، کیا وہ اپنے دیور کے ساتھ عمرے پر جا سکتی ہے؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں ہندہ کا دیور کے ساتھ عمرے پر جانا سخت ناجائز و حرام ہے، اگر عمرے پر چلی گئی تو گھر لوٹنے تک ہر قدم پر گنہگار ہوگی۔

تفصیل اس مسئلے کی یہ ہے کہ کسی بھی عورت کو شوہر یا محرم کے بغیر شرعی مسافت یعنی 92 کلومیٹر یا اس سے زائد کی مسافت پر واقع کسی جگہ جانا حرام ہے کہ احادیثِ مبارکہ میں اس کی شدید مذمت بیان ہوئی ہے، بلکہ فتنے کے خوف کی وجہ سے علماء ایک دن کی راہ (تقریباً 30 کلومیٹر) تک بغیر محرم کے جانے سے بھی عورت کو منع کرتے ہیں۔ جہاں تک دیور کے ساتھ سفر کرنے کی بات ہے تو دیور، جیٹھ وغیرہ نامحرم رشتہ داروں سے پردہ کرنا تو عورت پر ویسے ہی لازم و ضروری ہے۔

دیور اجنبی نامحرم رشتہ دار ہے۔ اس سے پردے کی تاکید صحیح بخاری شریف اور دیگر کتبِ احادیث میں کچھ یوں مذکور ہے:

"والنظم للاول "عن عقبة بن عامر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال "إياكم والدخول على النساء" فقال رجل من الأنصار يا رسول الله أفرأيت الحمو؟ قال "الحمو الموت""

یعنی حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے پاس جانے سے بچو اس پر انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیور کے متعلق ارشاد فرمایئے تو فرمایا: دیور تو موت ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب لایخلون رجل۔۔۔ الخ، ج 05، ص 2005، دار ابن کثیر، بیروت)

مذکورہ بالا حدیث مبارک کے متعلق مراۃ المناجیح میں ہے: "یعنی بھاوج کا دیور سے بے پردہ ہونا موت کی طرح باعث ہلاکت ہے۔ یہاں مرقات نے فرمایا کہ حمو سے مراد صرف دیور یعنی خاوند کا بھائی ہی نہیں بلکہ خاوند کے تمام وہ قرابت دار مراد ہیں جن سے نکاح درست ہے جیسے خاوند کا چچا، ماموں، پھوپھا وغیرہ۔ اسی طرح بیوی کی بہن یعنی سالی اور اس کی بھتیجی، بھانجی وغیرہ سب کا یہ ہی حکم ہے۔ خیال رہے کہ دیور کو موت اس لیے فرمایا کہ عادتًا بھاوج دیور سے پردہ نہیں کرتیں بلکہ اس سے دل لگی، مذاق بھی کرتی ہیں اور ظاہر ہے کہ اجنبیہ غیر محرم سے مذاق دل لگی کسی قدر فتنہ کا باعث ہے اب بھی زیادہ فتنہ دیور بھاوج اور سالی بہنوئی میں دیکھے جاتے ہیں۔" (مرآۃ المناجیح، ج 05، ص 14، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

اجنبی کے مقابلے میں نامحرم رشتہ داروں سے پردے کی تاکید بیان کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: "جیٹھ، دیور، بہنوئی، پھپا، خالو، چچازاد، ماموں زاد، پھپی زاد، خالہ زاد بھائی سب لوگ عورت کے لئے محض اجنبی ہیں، بلکہ ان کا ضرر نرے بیگانے شخص کے ضرر سے زائد ہے کہ محض غیر آدمی گھر میں آتے ہوئے ڈرے گا، اور یہ آپس کے میل جول کے باعث خوف نہیں رکھتے۔ عورت نرے اجنبی شخص سے دفعۃً میل نہیں کھا سکتی، اور ان سے لحاظ ٹوٹا ہوتا ہے۔ لہذا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر عورتوں کے پاس جانے کو منع فرمایا، ایک صحابی انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ! جیٹھ دیور کے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا:

الحموا الموت، رواہ احمد والبخاری عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ

جیٹھ دیور تو موت ہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج 22، ص 217، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

عورت کا بغیر محرم کے شرعی سفر کرنا، جائز نہیں۔ چنانچہ بخاری شریف کی حدیثِ مبارک میں ہے:

"قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسافر المرأۃ الا مع ذی محرم"

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت شرعی سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ۔ (صحیح البخاری، باب حج النساء، ج 03، ص 19، دار طوق النجاۃ)

سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "عورت اگرچہ عفیفہ (یعنی پاکدامن) یا ضعیفہ (یعنی بوڑھی) ہو، اسے بے شوہر یا محرم سفر کو جانا، حرام ہے ۔۔۔ اگر چلی جائے گی، گنہگار ہوگی، ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔" (فتاوی رضویہ، ج 10، ص 706-707، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملتقطاً)

بہارِ شریعت میں ہے: "عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا، ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی، نابالغ بچہ یا معتوہ کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی، ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ محرم کے لیے ضرور ہے کہ سخت فاسق بے باک غیر مامون نہ ہو۔" (بہار شریعت، ج 01، حصہ 04، ص 752، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13804

تاریخ اجراء: 01 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ/29 اپریل 2025ء